



## سوال

(14) اللہ، رسول، اور قرآن کے بارے میں شیطانی وسوسوں کا آنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے دل میں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اس کی کتاب کے متعلق بہت بڑے بڑے خیالات آتے ہیں، نماز و روزہ میں پابندی سے کرتی ہوں لیکن یہ بڑے خیالات میرا پیچھا نہیں چھوڑتے، اس سلسلے میں بہت پریشان ہوں، ان سے نجات کے لیے کوئی نسخہ تحریر کریں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیطان کا یہ ایک حربہ ہے کہ وہ بڑے خیالات کے ذریعے اہل ایمان پر حملہ کرتا ہے، قرآن پاک نے اس کے طریقہ واردات سے ہمیں بائیں الفاظ آگاہ کیا ہے:

”وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا رہتا ہے۔“ [۱۱۴/الناس: ۵]

ان وساوس سے شیطان کا مقصد یہ ہے کہ وہ اہل ایمان کے عقیدے کو خراب کر دے اور انہیں نفسیاتی اور فکری اضطراب میں مبتلا کر دے، یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس طرح کی باتوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا، لیکن وہ ایسے خیالات کے مقابلہ میں استقامت اور عمل کے پھاڑ ثابت ہوئے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں کچھ ایسی باتیں پاتے ہیں کہ انہیں زبان پر لانا بھی ہمارے لیے بہت گراں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ”کیا تم اس چیز کو پاتے ہو؟“ انہوں نے جواب دیا: ہاں، آپ نے فرمایا: ”یہی تو خالص اور صحیح ایمان ہے۔“ [صحیح مسلم، الایمان: ۱۳۲]

اس کا مطلب یہ ہے کہ چور اور ڈاکو اس گھر میں حملہ آور ہوتے ہیں جہاں خزانہ ہوتا ہے، اسی طرح شیطان بھی ڈاکہ زنی کے لیے ایسے دلوں کا انتخاب کرتا ہے جہاں دولت ایمان ہوتی ہے، اس لیے وسوسوں سے ڈرنے والا انسان بہت ہی نصیب والا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا علاج بھی تجویز کیا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں کسی کے پاس شیطان آکر کہتا ہے کہ مخلوق کو اس انداز سے کس نے پیدا کیا حتیٰ کہ وہ وسوسہ اندازی کرتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب معاملہ یہاں تک پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے اور آگے بڑھنے سے رک جائے۔“ [صحیح بخاری، بدء الخلق: ۳۲۶۶]

اس کے علاج کے لیے حسب ذیل چیزوں کو عمل میں لایا جائے۔



”اعوذ باللہ“ پڑھ کر ان خیالات کو جھٹک دیا جائے اور ضبط سے کام لیا جائے۔

لیسے حالات میں لپٹنے آپ کو اللہ کی عبادت اور اس کے ذکر اور فکر آخرت میں مصروف کر لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دلجمعی کے ساتھ دعا کی جائے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ بہر حال لیسے خیالات کا آنا خالص ایمان کی علامت ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ لیسے خیالات کو ترک کر کے اللہ کی پناہ میں آجائے اور خود کو اللہ کی عبادت میں مصروف کر دے۔ [واللہ اعلم]

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 55